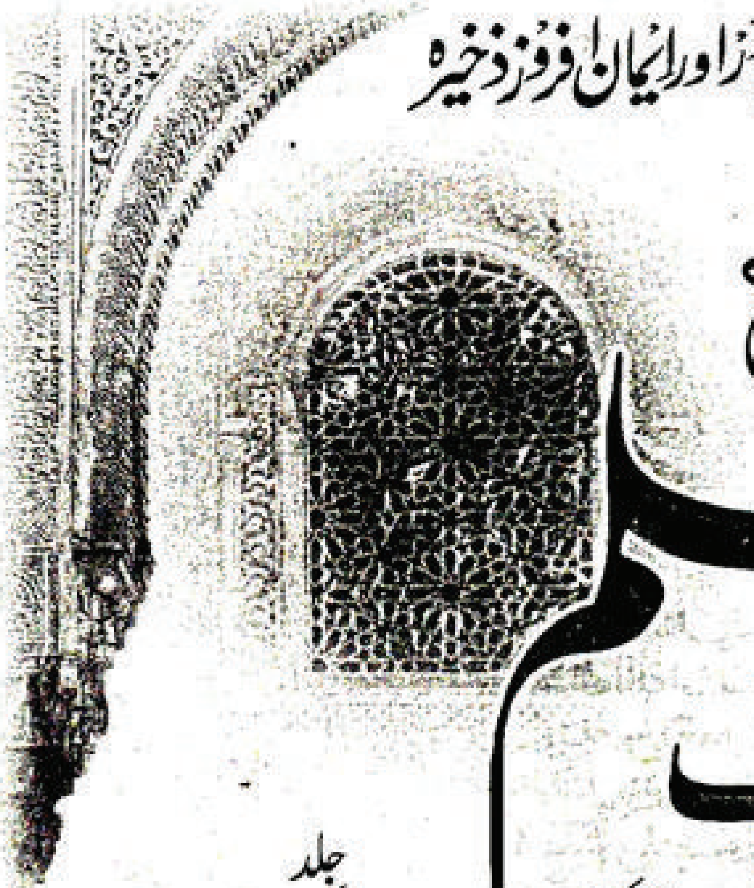
صحیح مسلم شریف

مع مختصر شرح نووی مترجم

۷۴۲۲ احادیث نبوی کا روح پرور اور ایمان افروز ذخیرہ

ترجمہ: علامہ وحید الزمان

ناشر: خالد احسان پبلشرز لاہور



۷،۴۲۲ احادیثِ نبوی کا رُوح پرور اور ایمان افروز ذخیرہ

صحیح مسلم شریف

مع مختصر شرح نووی مع ترجمہ

جلد دوم

امام مسلم بن الحجاج ؒ نے کئی لاکھ احادیث نبویؐ سے انتخاب فرما کر مستند اور صحیح احادیث جمع فرمائی ہیں۔

ترجمہ:
علامہ وحید الزمان

نام کتاب

صحیح مسلم شریف

مع مختصر شرح نووی رحمہ اللہ

تالیف: امام مسلم بن الحجاج رحمہ اللہ

ترجمہ: علامہ وحید الزمان رحمہ اللہ

جلد: دوم

تاریخ اشاعت: اگست ۲۰۰۴ء

فہرست صحیح مسلم مترجم مع شرح نووی جلد دوم

٩٣٨– عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ لَمَّا ثَقُلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَاشْتَدَّ بِهِ وَجَعُهُ اسْتَأْذَنَ أَزْوَاجَهُ أَنْ يُمَرَّضَ فِي بَيْتِي فَأَذِنَّ لَهُ فَخَرَجَ بَيْنَ رَجُلَيْنِ تَخُطُّ رِجْلَاهُ فِي الْأَرْضِ بَيْنَ عَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَبَيْنَ رَجُلٍ آخَرَ قَالَ عُبَيْدُ اللَّهِ فَأَخْبَرْتُ عَبْدَ اللَّهِ بِالَّذِي قَالَتْ عَائِشَةُ فَقَالَ لِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبَّاسٍ هَلْ تَدْرِي مَنِ الرَّجُلُ الْآخَرُ الَّذِي لَمْ تُسَمِّ عَائِشَةُ قَالَ قُلْتُ لَا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ هُوَ عَلِيٌّ.

۹۳۸- حضرت عائشہؓ زوجہ نبی ﷺ روایت بیان کرتی ہیں کہ جب نبی اکرمؐ زیادہ بیمار ہوگئے تو آپؐ نے اپنی ازواج مطہرات سے اجازت طلب کی کہ آپ اپنی بیماری کے ایام میرے گھر گذاریں گے تو انہوں نے اس کی اجازت دے دی تو آپ دو آدمیوں کا سہارا لے کر اس حال میں آئے کہ آپ کے پاؤں زمین پر گھسیٹ رہے تھے عباس بن عبدالمطلب کے درمیان اور ایک دوسرے آدمی کے درمیان- عبیداللہ کہتے ہیں کہ میں نے عائشہؓ کی بات کی عبداللہ کو خبر دی تو عبداللہ بن عباسؓ نے پوچھا کہ کیا تو جانتا ہے کہ وہ دوسرا شخص جسکا نام عائشہ نے نہ لیا وہ کون تھا؟ میں نے کہا نہیں فرمایا وہ علیؓ تھے-

٩٣٩– عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ لَقَدْ رَاجَعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فِي ذَلِكَ وَمَا حَمَلَنِي عَلَى كَثْرَةِ مُرَاجَعَتِهِ إِلَّا أَنَّهُ لَمْ يَقَعْ فِي قَلْبِي أَنْ يُحِبَّ النَّاسُ بَعْدَهُ رَجُلًا قَامَ مَقَامَهُ أَبَدًا وَإِلَّا أَنِّي كُنْتُ أَرَى أَنَّهُ لَنْ يَقُومَ مَقَامَهُ أَحَدٌ إِلَّا تَشَاءَمَ النَّاسُ بِهِ فَأَرَدْتُ أَنْ يَعْدِلَ ذَلِكَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ أَبِي بَكْرٍ.

۹۳۹- حضرت عائشہؓ کا بیان ہے کہ رسول اکرمؐ نے جب والد بزرگوار حضرت صدیق اکبرؓ کو نماز پڑھانے کا حکم دیا تو میں نے اس بارے میں آپ کو باز رکھنے کی کوشش کی کہ مجھے خیال ہوا کہ آپؐ کے بعد جو کوئی آپ کا قائم مقام ہوگا لوگ اس کو منحوس کہیں گے اور اس سے محبت نہیں رکھیں گے اسی خیال کے مد نظر میں نے حضور اکرم ﷺ سے کہا کہ آپ حضرت صدیق اکبرؓ کو امامت کرنے سے معاف رکھیں تو مناسب ہوگا۔

٩٤٠– عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ لَمَّا دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْتِي قَالَ ((**مُرُوا أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ**)) قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أَبَا بَكْرٍ رَجُلٌ رَقِيقٌ إِذَا قَرَأَ الْقُرْآنَ لَا يَمْلِكُ دَمْعَهُ فَلَوْ أَمَرْتَ غَيْرَ أَبِي بَكْرٍ قَالَتْ وَاللَّهِ مَا بِي إِلَّا

۹۴۰- حضرت عائشہؓ کا بیان ہے کہ بحالت مرض الموت جب رسول اللہؐ میرے گھر تشریف لائے تو آپؐ نے فرمایا حضرت ابو بکرؓ سے کہو کہ وہ نماز پڑھائیں؟ جس پہ میں نے کہا یا رسول اللہ! حضرت ابو بکرؓ بہت نرم دل ہیں وہ جب قرآن کریم کی تلاوت کرتے ہیں تو ان کی آنکھوں سے آنسوؤں کی لڑیاں بہہ نکلتی ہیں ان کے ماسوا کسی اور کو امامت کا حکم دیں تو مناسب ہوگا اور بخدا

(۹۴۰) ☆ اس حدیث شریف کے آخری جملہ کا مطلب یہ ہے کہ جس طرح خواتین یوسفؑ پر بار بار ہٹ کرتی تھیں اسی طرح اے عائشہؓ آپ اصرار نہ کریں کیونکہ رسول اللہ کی مصلحت اجرائے حکم امامت کو آپ نہیں سمجھ رہی ہیں اور حضرت صدیق کا یہ اصرار بطور مشورہ و نیک صلاح تھا ورنہ نعوذ باللہ حضرت عائشہ صدیقہؓ کسی نزاع یا مخالفت کو پیدا نہیں کرنا چاہتی تھیں۔ نیز آپ وہ پیاری بی بی ہیں جن کے لیے قرآن کریم میں گیارہ آیات نازل ہوئیں۔ آپ کو رحمت دو عالمؐ سے بے انتہا محبت تھی وہ اپنے خاوند کے حکم کو ٹالنا نہیں چاہتی تھیں اور ☜

كَرَاهِيَةَ أَنْ يَتَشَاءَمَ النَّاسُ بِأَوَّلِ مَنْ يَقُومُ فِي مَقَامِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ فَرَاجَعْتُهُ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا فَقَالَ ((**لِيُصَلِّ بِالنَّاسِ أَبُو بَكْرٍ فَإِنَّكُنَّ صَوَاحِبُ يُوسُفَ**)).

میں نے یہ اس لیے کہا کہ لوگ میرے والد بزرگوار کو منحوس نہ سمجھیں کہ یہی وہ شخص ہیں جو پہلے پہل رسول اکرمؐ کے خلیفہ اور قائم مقام ہوئے ہیں۔ میں نے دو تین مرتبہ حضورؐ کو والد بزرگوار کی امامت سے باز رکھنے کی کوشش کی لیکن رسول اکرمؐ نے یہی فیصلہ دیا کہ حضرت صدیق اکبرؓ ہی امامت کریں گے اور تم خواتین حضرت یوسفؑ کی خواتین کی مانند ہو۔

٩٤١– عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا ثَقُلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَ بِلَالٌ يُؤْذِنُهُ بِالصَّلَاةِ فَقَالَ ((**مُرُوا أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ**)) قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أَبَا بَكْرٍ رَجُلٌ أَسِيفٌ وَإِنَّهُ مَتَى يَقُمْ مَقَامَكَ لَا يُسْمِعُ النَّاسَ فَلَوْ أَمَرْتَ عُمَرَ فَقَالَ ((**مُرُوا أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ**)) قَالَتْ فَقُلْتُ لِحَفْصَةَ قُولِي لَهُ إِنَّ أَبَا بَكْرٍ رَجُلٌ أَسِيفٌ وَإِنَّهُ مَتَى يَقُمْ مَقَامَكَ لَا يُسْمِعُ النَّاسَ فَلَوْ أَمَرْتَ عُمَرَ فَقَالَتْ لَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((**إِنَّكُنَّ لَأَنْتُنَّ صَوَاحِبُ يُوسُفَ مُرُوا أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ**)) قَالَتْ فَأَمَرُوا أَبَا بَكْرٍ يُصَلِّي بِالنَّاسِ قَالَتْ فَلَمَّا دَخَلَ فِي الصَّلَاةِ وَجَدَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ نَفْسِهِ خِفَّةً فَقَامَ يُهَادَى بَيْنَ رَجُلَيْنِ وَرِجْلَاهُ تَخُطَّانِ فِي الْأَرْضِ قَالَتْ فَلَمَّا دَخَلَ الْمَسْجِدَ سَمِعَ أَبُو بَكْرٍ حِسَّهُ ذَهَبَ يَتَأَخَّرُ فَأَوْمَأَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

۹۴۱- حضرت عائشہؓ کا بیان ہے کہ رسول اکرمؐ کی بیماری کے زمانہ میں حضرت بلال آپکو نماز پڑھانے کے لیے بلانے آئے تو آپؐ نے فرمایا جاؤ حضرت ابو بکرؓ سے کہو کہ وہ امامت کرائیں جس پر میں نے عرض کیا یا رسول اللہؐ! وہ بہت نرم دل ہیں وہ جب آپ کی جگہ کھڑے ہونگے تو لوگوں کو قرآن کریم نہ سنا سکیں گے کیونکہ قرآن کریم پڑھتے وقت ان کے آنسو جاری ہو جاتے ہیں۔ آپ حضرت عمرؓ کو نماز پڑھانے کا حکم دیں تو مناسب ہوگا لیکن دوبارہ ارشاد ہوا کہ جاؤ اور ابو بکرؓ کو حکم پہنچاؤ کہ وہ نماز پڑھائیں اور امامت کریں جس پہ حفصہؓ سے میں نے کہا تم رسول اللہؐ سے کہو کہ حضرت ابو بکرؓ بے انتہا نرم دل ہیں وہ آپ کی جگہ کھڑے ہو کر قرآن کریم کی قرات نہ کر سکیں گے اس لیے حضرت عمرؓ کو نماز پڑھانے کا حکم دیجئے۔ چنانچہ حفصہؓ نے ایسا ہی کہا جس پر حضورؐ نے فرمایا تم یوسف کی ساتھ والیوں کی مانند نہ بنو اور جاؤ حضرت ابو بکر صدیقؓ سے کہو کہ وہ امامت کریں۔ آخر حضرت صدیق اکبرؓ نے امامت کے فرائض انجام دئے۔ ایک دن جب رسالت مآبؐ کی طبیعت ذرا ہلکی ہوئی تو آپ آدمیوں کے مونڈھوں کا سہارا لے کر مسجد میں تشریف لے گئے لیکن آپ کے پاؤں مبارک زمین

ﷺ نعوذ باللہ آپ نے بدبختی سے بھی یہ اصرار نہیں کیا وگرنہ اپنے والد کے فائدہ کے لیے جو چیز مفید ہوتی ہے اس سے کون انکار کر سکتا ہے۔ واقعہ یہ ہے کہ آپ کا منشاء وہی تھا جو حدیث میں ہے کہ آپ نے یہ نیک مشورہ صرف اسی لیے دیا تھا کہ لوگ آپ کے والد کو منحوس نہ کہیں۔(نووی)